© rasailojaraid.com

وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ

فانی مرادآبادی

قابلِ صد آفریں ہیں دورِ حاضر کے دماغ
کاوشِ پیہم سے جن کی ہو گئے روشن چراغ

ذہن کو حاصل ہوا ہے ارتقائے امکاں
علم اور ایجاد کی مشعل سے تاباں ہے جہاں

وہ زمیں ہو، آسماں ہو، آب یا کوہ و دمن
وہ ہُوا ہو، برق ہو، یا کہ ہوں سرو و سمن

سب کے سب زیرِ نگیں، زیرِ اثر انسان کے
طاقتِ ادراک سے رُخ پھر گئے طوفان کے

ہر نفس ایجادِ نو ہے، باعثِ آرام جاں
منزلِ عظمت کی جانب ہے رواں یہ کارواں

جوہری طاقت سے ہے لبریز ہر ذرّہ یہاں
روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے ہر سرِّ نہاں

فاصلے برسوں کے طے ہوتے گئے لمحات میں
ہے خلاؤں کی حکومت آدمی کے ہاتھ میں

ساکنانِ فرش کی اب آشنائی ہو گئی
چاند تاروں پر بھی انساں کی رسائی ہو گئی

ٹیلیویژن ریڈیو اور سارا لاسلکی نظام
کہہ رہا ہے آدمی کے ذہنِ عالی کو سلام

ضو فشاں ہے فرش سے تا عرش قندیلِ خرد
سو گئی ہے نور کی آغوش میں لیلِ خرد

ناز کرتی ہے مشیّت عقلِ انسانی پہ آج
ہو گیا ہر طاقتِ دُنیا پہ انسانوں کا راج

© rasailojaraid.com